پاکستان کا سب سے زیادہ پڑھا جانے والا خواتین کا مقبول ترین ہفت روزہ

خواتین کا اسلام

943 بدھ 6 شوال 1442ھ مطابق 19 مئی 2021ء

Regd.No:MC1437

عید رنگ آشنا

Since 1974
Zaiby Jewellers
Saddar
علماء کرام اور مدارس کے طلباء کے لیے خصوصی رعایت
نوٹ: زکوۃ کے حساب کیلئے فون پر رابطہ کر سکتے ہیں
Zaibun Nisa Street, Saddar, Karachi, Pakistan.
ph:021-35215455, 35677786

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القرآن

اللہ کی بندگی

مسیح (علیہ السلام) کو اللہ کا بندہ ہونے میں کوئی ننگ و عار یا تکبر و انکار ہرگز ہو ہی نہیں سکتا اور نہ مقرب فرشتوں کو، اُس کی بندگی سے جو بھی جی چرائے اور تکبر و انکار کرے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو اکٹھا اپنی طرف جمع کرے گا۔

﴿سورۂ نساء: آیت ۱۷۲﴾

الحدیث

جنت میں لے جانے والا عمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے، جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک اللہ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' اُس دیہاتی نے کہا: خدا کی قسم! میں نہ اس پر زیادتی کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔ ﴿بخاری﴾

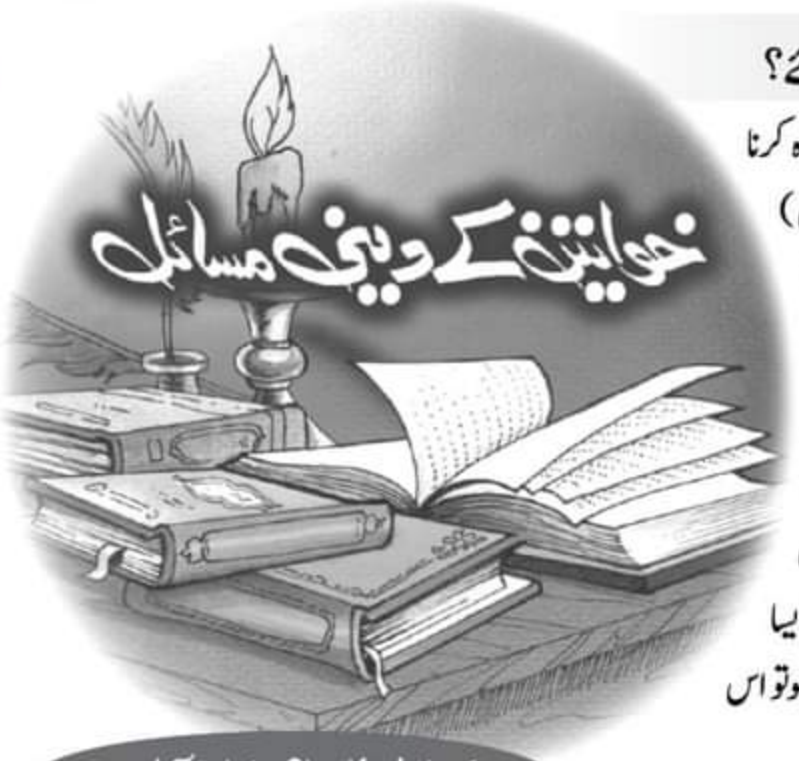

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ کیا جائے؟

سوال: کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ کرنا ضروری ہوتا ہے؟ (بنت جاوید اقبال۔ کراچی)

جواب: جو لڑکا حد شہوت کی عمر کو پہنچ جائے اس سے پردہ ضروری ہے اور حدیث میں دس سال کی عمر کو حد شہوت کی عمر قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا دس سال کے لڑکے سے پردہ ضروری ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو احسن الفتاویٰ 8/36۔ البتہ اس عمر کا بچہ اگر ایسا نادان اور ناسمجھ ہو کہ اسے کسی چیز کی تمیز نہ ہو تو اس سے پردہ نہیں۔

جواز جمعہ کی شرطیں:

سوال: ہمارے گاؤں کے نزدیک بس اسٹاپ اور ایک چھوٹا سا بازار ہے، وہیں جامع مسجد بھی ہے، خطیب صاحب کو وہاں سے جواب مل گیا ہے۔ اب انہوں نے بازار سے ایک فرلانگ دور چھوٹا سا چھپر ڈال کر جمعہ شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ مسجد کی کوئی شکل محراب وغیرہ نہیں ہے، اس جگہ گھر یا مدرسہ تعمیر ہو سکتا ہے؟

[بنت اللہ دتہ چوہڑ پٹہ، کبیر والا]

جواب: اگر چھپر مسجد کی نیت سے ڈالا ہے تو یہ شرعی مسجد ہے، چھپر گرا کر نئی مسجد تو تعمیر کر سکتے ہیں۔ گھر یا مدرسہ نہیں بنا سکتے۔ باقی جواز جمعہ کے لیے ایسے بازار کا وجود شرط ہے جس میں دو رویہ دکانیں ہوں اور عام ضروریات زندگی مہیا ہوں اگر یہ بازار اسی قسم کا ہے اور خطیب صاحب کی یہ نئی جگہ بازار سے متصل ہے یعنی درمیان میں کھیت باغ وغیرہ کوئی چیز نہیں، آبادی مسلسل وہاں تک پہنچ رہی ہے تو جمعہ پڑھنا جائز ہے، خواہ کھلے میدان میں ہی ادا کیا جائے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ نیا جمعہ ضرورت کے تحت شروع کیا جائے، اگر اس کا مقصد پرانی مسجد کے نمازیوں کو کھینچ لانا اور اسے ویران کرنا ہے تو ایسی نماز ثواب کی بجائے گناہ کا باعث ہے۔

بچپن کی منگنی:

سوال: ہمارے ہاں دستور ہے کہ لڑکیوں کی منگنی بچپن میں کر دی جاتی ہے جب کہ انہیں کوئی شعور نہیں ہوتا۔ کیا عاقلہ بالغہ ہونے پر وہ انکار کر سکتی ہیں؟ یونہی بچپن اور لاشعوری کے دور میں کیے گئے نکاح کے متعلق کیا حکم ہے؟

[ایک بہن ہری پور]

جواب: بچپن میں بچوں کی منگنی کر دینا کوئی دانش مندی کی بات نہیں، اولاد جب جوان ہو جائے اور شادی کی عمر کو پہنچ جائے تو سوچ سمجھ کر مناسب رشتہ کا انتخاب کیا جائے۔ بچپن کی منگنی بسا اوقات بعد میں حسرت اور پچھتاوے کا سبب بنتی ہے۔ تاہم منگنی کی حیثیت صرف وعدہ نکاح کی ہے، اس لیے لڑکا اگر بے دین اور آوارہ ہے، لڑکی کے جوڑ کا نہیں تو بچپن کی منگنی توڑی بھی جا سکتی ہے، نیز بچپن کی منگنی کے بعد اگر نکاح کے وقت لڑکی عاقلہ بالغہ ہو تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے، وہ چاہے تو انکار کر دے اور اگر بچپن میں منگنی کی بجائے نکاح کر دیا گیا تو باپ دادے کا کیا ہوا نکاح ناقابل فسخ ہے، الا یہ کہ وہ معروف بسوء الاختیار ہوں۔ یعنی اس بات کا یقین ہو کہ یہ لڑکی کے خیر خواہ نہیں بلکہ لالچ یا دباؤ کے تحت بے جوڑ رشتہ کر رہے ہیں اور اگر باپ دادا کے سوا کسی دوسرے ولی نے بچپن میں نکاح کر دیا تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر نکاح غیر کفو میں کر دیا یا مہر مثل (خاندانی مہر) سے کم مہر رکھا تو نکاح نہ ہوگا اور اگر لڑکا کفو ہے اور مہر بھی پورا مقرر کیا گیا تو یہ نکاح درست لیکن قابل فسخ ہے۔ لڑکی کو منظور نہ ہو تو بلوغ کو پہنچتے ہی انکار کر دے، پھر عدالت کے ذریعے نکاح فسخ کرا لے۔

دہی

بنتِ مولانا سیف الرحمٰن قاسم

رمضان المبارک کا چاند نظر آنے کا آج امکان تھا۔ مغرب کے بعد سب منتظر تھے کہ کیا اعلان کیا جائے گا؟ مساجد میں تراویح ہے یا نہیں؟ میرا اپنے سسرال میں پہلا رمضان تھا۔ میں اپنا دل بہلانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ سب اجنبی اجنبی سے لگ رہے تھے۔ دل، دماغ پر میکہ سوار تھا۔ یکدم والدین، بہن بھائیوں کی یادیں اِس زور سے حملہ آور ہوئیں کہ آنسو آنکھوں کا بند توڑ کر ایک سیلابی ریلے کی مانند دوپٹا بھگونے لگے۔ کتنی ہی دیر اسی کیفیت میں گزر گئی۔

اچانک ''رمضان مبارک'' کا شور اٹھا۔

گھر کے سارے بچے ''چاند نظر آ گیا'' کا نعرہ لگاتے پورے گھر کے چکر لگا رہے تھے۔

میں ماضی کی یادوں کو پرے دھکیلتے ہوئے حال میں واپس آئی تو دیکھا:

ساس امی نے دودھ کی دیگچی نکال کر چولھے پر چڑھائی۔ ٹھنڈے دودھ کو نیم گرم کرتے ہوئے کئی بار دودھ میں کو چیک کیا کہ زیادہ گرم نہ ہو جائے۔ دودھ نیم گرم ہونے پر ایک ڈونگے میں دودھ کو انڈیل کر اُس میں ایک سفید چنے کی مقدار دہی ڈال دیا۔

میں حیرت سے ساس امی کو یہ سب کرتے دیکھ رہی تھی، کیوں کہ امی جان کی طرف تو بازار سے دہی خریدا جاتا تھا۔ جو ہر لحاظ سے بہترین ہوتا تھا۔ خیر ساس امی نے پیڑھی پر جائے نماز بچھا کر درمیان میں دہی ملا دودھ رکھا اور چاروں طرف سے ڈونگے کو جائے نماز سے ڈھانپ دیا گیا۔

''سحری کے لیے سب کو گھر کا دہی ملے گا، یہ بوجھ تو اترا سر سے.....!''

ساس امی بڑبڑانے کے انداز میں کہتی ہوئیں بعجلت نماز تراویح کی تیاری میں مصروف ہو گئیں۔

سارے گھر میں منادی کروادی گئی تھی کہ باورچی خانے میں پیڑھی پر ''جاگ'' لگا دیا گیا ہے، اِس جائے نماز کو کوئی نہ چھیڑے۔ 'جاگ' ہمارے ہاں دہی بنانے کے لیے بولا جاتا ہے۔

عشا کی اذان کے وقت مرد حضرات بھی دُکان سے آ گئے۔ سسر صاحب دکان سے آئے تو انھیں نجانے کیا چاہیے تھا۔ بیٹھنے کے لیے پیڑھی یا تراویح کے لیے جائے نماز، بہر حال ابا جی نے آ کر وہی جائے نماز کھینچ ڈالی جس میں دودھ حکمِ خداوندی اور تدبیرِ ساس امی سے دہی بننے کی کوشش میں مصروف تھا۔ بس کیا تھا، ڈونگہ الٹا ہو کر گرا اور سارا دودھ فرش پر بہنے لگا۔

اب ساس امی کو غصہ آ گیا اور جواباً ابا جی کی ڈانٹ ڈپٹ شروع ہو گئی۔

میں اِس ہڑبونگ سے صحیح معنوں میں دلبرداشتہ ہوئی اور کوفت سے سوچنے لگی کہ اِس افراتفری سے بہتر تھا کہ بازار سے ہی دہی خرید لیا جاتا.....!

لیکن اِس وقت میں لاعلم تھی کہ یہاں بازار کا دہی بے حد کھٹا ہوتا ہے، اِس لیے گھر ہی میں دہی جمانے میں عافیت ہے۔ وہ تو ایک بار جب آلو کے پراٹھے بنائے تو میاں جی سے دہی لانے کا کہا۔ انھوں نے کہا کہ اِس وقت جس دکان سے دہی ملتا ہے وہ کھٹا ہوتا ہے۔ میں نے پھر بھی اصرار کر کے منگوا لیا۔ دہی آ تو گیا لیکن پھر ڈھیروں شکر ڈال کر بھی اُس کی کھٹاس مٹھاس میں تبدیل نہ ہوئی تو اُس وقت مجھے گھر کا دہی بہت یاد آیا۔

آہستہ آہستہ میں بھی دہی بنانے کا فن سیکھ گئی کہ دودھ کتنا گرم ہو۔ دہی کتنا ڈالا جائے۔ کتنی دیر میں دہی تیار ملے گا، لیکن ایک معما بہر حال سمجھ سے بالاتر ہے کہ جب بازار سے دہی لایا جاتا ہے تو بالائی کی ایک دبیز اور خوب صورت تہہ دہی کی خوب صورتی اور مزہ دوبالا کرتی ہے، گھر میں دہی بناتے ہوئے لاکھ کوشش کر لو، بالائی نہیں آتی۔

کسی بہن کو اگر یہ گُر آتا ہو تو ضرور بتائے۔

لگے ہاتھوں دہی جمانے کی ترکیب بھی بتاتی چلوں۔

نیم گرم دودھ لیں۔ تھوڑی سی مقدار دہی کی لے کر دودھ میں شامل کریں۔ اگر ہمیں دہی جلدی چاہیے تو دہی کی مقدار بڑھائی جا سکتی ہے۔ دودھ اگر نیم سے زیادہ گرم ہو تو دہی میں پانی کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور اگر دودھ نیم گرم سے ٹھنڈا ہو تو دہی بننے میں وقت لگتا ہے۔

(بقول ساس امی) اب آپ اِس برتن کو تین سے چار گھنٹے کے لیے خوب اچھی طرح ڈھانپ کر رکھ دیجیے۔ اللہ پاک کے حکم سے دہی تیار ہو جائے گا۔

☆☆☆

مدیرِ اعلیٰ : مفتی فیصل احمد
مدیر : انجینئر مولانا محمد افضل احمد خان
مدیرِ مسئول : محمد فیصل شہزاد

''خواتین کا اسلام'' دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی فون: 021 36609983 ای میل: fayshah7@yahoo.com

انٹرنیٹ: www.dailyislam.pk سالانہ زرِ تعاون: اندرون ملک 1000 روپے، بیرون ملک ایک میگزین 18000 روپے، دو میگزین 20000 روپے

ادارہ روزنامہ اسلام کی تحریری اجازت کے بغیر خواتین کا اسلام کی کوئی تحریر کہیں شائع نہیں کی جا سکتی۔ بصورت دیگر ادارہ قانونی چارہ جوئی کرنے کا حق رکھتا ہے۔

عید رنگ آشنا

عنبر نفیس ۔ ریاض ۔ سعودی عرب

نیند سے بوجھل آنکھیں اور تھکن سے چور جسم کے ساتھ بستر کے کونے پر خاموشی سے بیٹھتے ہوئے وہ ایک ہاتھ میں کون مہندی تھامے ہوئے تھی۔

سرہانے پڑا تکیہ چیخ چیخ کر اسے اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا مگر وہ اِس دل کا کیا کرتی جو چاند رات کو مہندی سے خالی ہاتھ دیکھ کر خفا خفا سا تھا۔ اپنے دل کو منانے کے لیے ہی شدید تھکن کے باوجود سونے کی بجائے اپنے ہاتھ پہ ٹیڑھی میڑھی لکیروں سے کچھ نئے ڈیزائن بنانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

بالآخر جب نیند اُس پر غالب آنے لگی تو اُس نے ہار مان لی اور اپنا محبوب مشغلہ چھوڑ کر نیند کے سامنے سپر ڈال دی۔

وہ والدین کی لاڈلی بیٹی تھی، سو اُس نے اپنے میکے میں کبھی اپنی خواہشات پر سمجھوتا نہ کیا تھا۔ عید کی تیاریاں بھی وہ خوب بڑھ چڑھ کر کیا کرتی تھی۔ آج سارا دن کام کے دوران اسے اپنے میکے میں گزاری ہوئی تمام عیدیں اور اُن کی تیاریوں کی گہما گہمی یاد آتی رہی۔

عید کے لیے شیر خرمہ، شامی کباب، بریانی کا مصالحہ اور ناشتے وغیرہ کی تیاریوں میں وہ گزرے دنوں کو یاد کرتی، اپنی خفگی سب سے چھپاتی پھرتی رہی۔ یہ سسرال میں اُس کی پہلی عید تھی۔ کل اس کی تینوں بیاہی نندوں نے اس کے گھر دعوت پر آنا تھا اور گھر کی اکلوتی بہو ہونے کے سبب وہ تیاریوں میں ہلکان ہو رہی تھی۔

میاں نے وعدہ کیا تھا کہ جب تمام کاموں سے فارغ ہو جائے گی تو وہ اسے مہندی لگوانے لے جائیں گے، لیکن جب وہ اچھی بہو بن کر تمام کام نمٹا کر کمرے میں آئی تو اُس کے اچھے میاں سو چکے تھے، اور یوں اپنی سسرال کی پہلی صبحِ عید، وہ اپنے سونے ہاتھ لیے اٹھی۔

عید کی نماز پڑھ کے سسر اور میاں جی گھر لوٹے تو اُس نے بڑے اہتمام سے حلوہ پوری کا ناشتا رکھا۔ میاں کو اُس کے ہاتھ کا ذائقہ تو نظر آ گیا، نہ نظر آئے تو مہندی کے بغیر ہاتھ!

دل میں اٹھتی ہوک کو دباتی وہ جلدی جلدی باقی رہ جانے والے کام مکمل کرنے میں مصروف ہو گئی، کیوں کہ مہمانوں نے جلدی آنا تھا۔

دعوت بہت زبردست رہی۔ ہر ایک اُس کے ہاتھ کے بنے کھانوں کی تعریف کر رہا تھا۔ سسر نے ہزار ہزار کے 3 نوٹ اسے بطور انعام دیے اور خوب دعاؤں سے نوازا۔ وہ اپنی تعریف پر خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔

کھانے سے فارغ ہو کر سب چائے کا انتظار کر رہے تھے کہ بڑی نند کی بیٹی ہاتھ میں کون لیے اُس کے پاس آئی۔ وہ مہندی لگانے میں ماہر تھی۔ چھوٹی نند نے زبردستی اسے مہندی لگوانے کے لیے بٹھا دیا اور چائے بنانے کی ذمے داری خود سنبھال لی۔

وہ بہت شوق سے اپنے ہاتھوں پر بننے والے بیل بوٹے دیکھ رہی تھی، اسی دوران میں دوسرے کمرے سے آوازیں اُس کے کان میں پڑیں۔

''بھابی نے آج امی کی کمی پوری کر دی۔ ہمارے میکے کو دوبارہ آباد کر دیا۔ میکے کی دعوت کا اپنا ہی مزہ ہے۔''

اس نے ایک گہری لمبی سانس کے ساتھ کل سے دل میں اٹھنے والے تمام شکووں کو بھی خارج کر دیا۔

اِک ذرا سی خواہش کی قربانی اُس کا اتنا بھرم رکھ لے گی، وہ اتنا معتبر ہو جائے گی، اُس نے بالکل نہ سوچا تھا۔

وہ اپنی سوچ پر نادم ہوتے ہوئے آئندہ کی زندگی میں اپنی خواہشات اور ترجیحات کا تعین کر رہی تھی کہ اپنے شوہر کی آمد اُسے خیالوں کی دنیا سے باہر لے آئی، جو محبت بھری نظروں سے اُس کے مہندی سے سجے ہاتھوں کو دیکھ رہے تھے۔

اِن نگاہوں میں مان اور جذبہ تشکر واضح عیاں تھا۔

☆☆☆

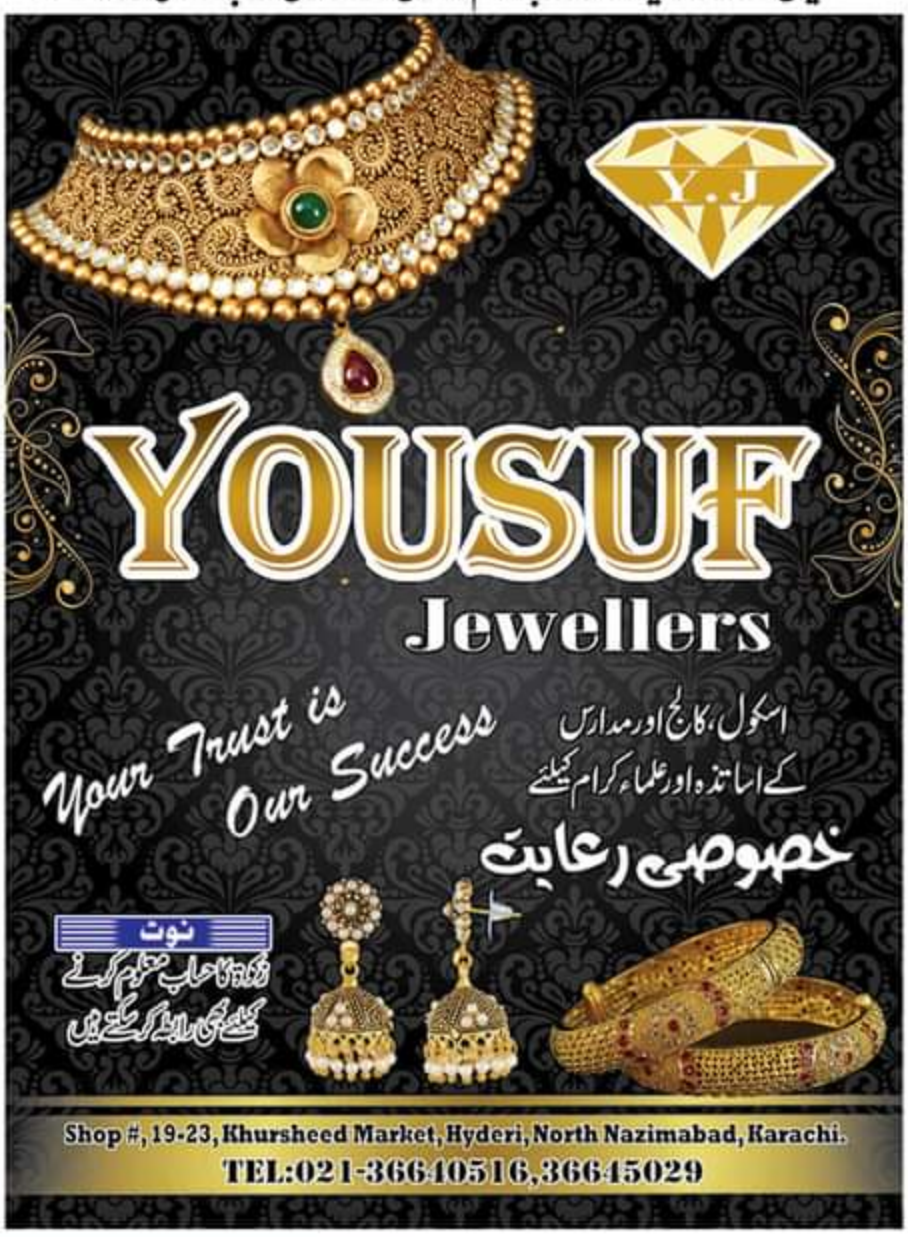

تربیت

سونیا بلال ۔ جرمنی

”آپ کے ہاتھوں میں تو جادو ہے اماں..... ہر کھانا اتنا مزے کا بنتا ہے کہ کیا بتاؤں۔ میں تو اب اِس ذائقے کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔“

”ہمیشہ ماں کے ہاتھ کا کھانا نہیں ملتا، پھر کچھ اور ہاتھ بھی شامل ہو جاتے ہیں زندگی میں بیٹا!“ وہ مسکرائی۔

”تو اُن ہاتھوں کو بھی تو آپ سکھا سکتی ہیں اپنا پکانے کا انداز۔“

اور مجھے لگا کہ یہاں اِس نکتے پر اُسے سمجھانا ضروری ہے۔ وہیں باورچی خانے میں اپنے پاس بٹھالیا۔

”نہیں بیٹا! جب کوئی نیا انسان ہماری زندگی میں، گھر میں آتا ہے ناں تو اُس کے ذہن میں اپنے گھر کے لیے اپنے خیالات ہوتے ہیں، اُس نے بھی بہت کچھ نیا اور اچھا سوچ کے رکھا ہوتا ہے اور اُس کا دل چاہتا ہے کہ وہ اپنے گھر کو اپنی خواہش کے مطابق رکھے۔ پھر وہ اپنی محنت پر سراہے جانے کا خواہش مند بھی ہوتا ہے۔

بیٹا! نئے لوگ نئے ماحول میں ڈھلتے ڈھلتے کچھ وقت تو لیتے ہیں ناں، ایسے میں اُن کی چھوٹی چھوٹی کوششوں کو بھی اگر پذیرائی ملے تو وہ کھل کر گلاب ہو جاتے ہیں اور اگر مقابلہ بازی یا حوصلہ شکنی کا ماحول ملے تو پھر ہر صلاحیت کو زنگ لگ جاتا ہے، اور آپ کو اپنی اماں کے ہاتھ میں جادو لگتا ہے تو یہ کوئی انہونی بات نہیں۔ ہر ماں کے ہاتھ کا اپنا ذائقہ، اپنا جادو ہوتا ہے اور ہر ایک کو صرف وہی پسند ہوتا ہے۔ جیسے آپ کو اپنی اماں کے ہاتھ کا ذائقہ پسند ہے تو کسی اور کو اپنی اماں کے ہاتھ کا پسند ہوتا ہے۔ یہ فطری بات ہے۔ ہم کسی بھی انسان کا تقابل کسی دوسرے انسان سے نہیں کر سکتے اور نہ ہی اُن پر اپنی مرضی اپنی چاہت ٹھونس سکتے ہیں۔ ایسا کرنا کم عقلی ہے۔

بیٹا! ہر چیز وقت لیتی ہے۔ محنت، تجربہ اور وقت ہر صلاحیت میں آہستہ آہستہ نکھار لے آتا ہے اور محبت شامل ہو تو نتیجہ دوگنا، جلدی اور بہترین ہوتا ہے۔ محبت دی جائے تو سامنے والا خوشی خوشی آپ کی شاگردی بھی اختیار کر لیتا ہے لیکن اگر اسے چیلنج کیا جائے تو یہ وہ بھی ضد پر اتر آتا ہے۔“ وہ سر جھکا کر بہت غور سے میری پوری بات کو سنے گیا، اور مجھے لگا جیسے بات اسے بہت اچھے سے سمجھ میں آ گئی ہے، الحمدللہ!

ہم ماؤں کو صرف بیٹیوں کی ہی نہیں بیٹوں کی بھی تربیت کرنی ہے۔ اُن کی اچھی اور پرسکون زندگی کے لیے۔ شادی ایک مکمل ادارہ ہے، ایک فیملی پیکج۔ ہمارے یہاں گھر میں پینٹ کروانے اور بری، جہیز بنانے کی حد تک تو شادی کی تیاری کی جاتی ہے، لیکن جن دو بچوں نے نئی زندگی شروع کرنی ہے، انھیں کوئی گائیڈ لائن نہیں دی جاتی اور یہ سب ایک دَم کرنے کی چیز نہیں بلکہ ٹین ایج سے ہی تربیت شروع کر دینی چاہیے۔

کبھی ہلکی پھلکی واک کے دوران میں، کبھی باتوں کے دوران میں، کبھی کسی مثال کے ساتھ۔ یہ یک طرفہ تعلق نہیں، دوطرفہ ہے، اِس لیے دونوں فریقین کو تیار کرنا چاہیے، بلکہ کئی لحاظ سے بیٹوں کو زیادہ تیار کرنا چاہیے، کیونکہ ایک متوازن سربراہ ہی متوازن طریقے سے خاندان کو چلا سکتا ہے۔ ☆☆☆

درسِ سیرت 20

رہن سہن

سید عزیز الرحمٰن

امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ جہاں اور جس صورت میں قیام فرماتے تھے، وہاں کی صورتِ حال کچھ یوں تھی کہ جسمِ مبارک پر صرف ایک تہبند تھا۔ ایک کھڑی چارپائی تھی۔ سرہانے ایک تکیہ پڑا تھا، جس میں خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی۔ ایک طرف مٹھی بھر جو رکھے تھے، ایک کونے میں پائے کے پاس کسی جانور کی کھال پڑی تھی، کچھ مشکیزے کی کھالیں سر کے پاس کھونٹی پر لٹک رہی تھیں۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹائی پر آرام فرما رہے تھے، جس کا اثر آپ کے جسمِ مبارک پر نظر آ رہا تھا۔

یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے روتے دیکھ کر میرے رونے کا سبب دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں کیوں نہ روؤں۔ قیصر و کسریٰ تو باغ و بہار کے مزے لوٹیں اور خدا کے پیغمبر اور برگزیدہ ہو کر، آپ کے سامانِ خانہ کی یہ کیفیت ہو۔“

ارشاد ہوا:

”تمھیں یہ پسند نہیں کہ وہ یہ دنیا لیں اور ہم آخرت۔“ (مسلم)

اِس واقعے کی روشنی میں ہم اپنی تصویر بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں، اور دیکھ سکتے ہیں کہ حبِ نبی اور عشقِ رسول کے ہمارے دعوے کس قدر صداقت سے لب ریز اور سچائی سے پُر ہیں۔

ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِس فرمانِ مبارک کی بنیاد قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر ملتی ہے۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اِن چیزوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیے جو ہم نے مختلف گروہوں کو استعمال کے لیے دے رکھی ہیں تاکہ اُس میں ہم اُن کی آزمائش کریں۔ (کیوں کہ) وہ (محض) دنیوی زندگی کی رونق ہے، اور آپ کے رب کا دیا ہوا رزق ہی بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے۔“ (سورۂ طٰہٰ)

انسان کی دنیاوی زندگی بہت سے علائق کا تقاضا کرتی ہے۔ اُس کے اپنے تقاضے ہیں، ضرورتیں ہیں، کچھ خواہشات ہیں، پھر اُن کے اپنے مختلف درجات ہیں، جن کے مابین ایک مسابقت کی کیفیت رہتی ہے۔ یہ تمام چیزیں انسان کی زندگی کا حصہ ہیں، مگر یہ انسان کا مقصود نہیں۔ ضرورت، ضرورت کے ہی درجے میں رہے تو کبھی بھی وہ انسان کے لیے فتنہ نہیں بن سکتی۔ دولت کی آزمائش یہی ہے کہ اُس کی طلب بڑھتے بڑھتے بالآخر ہر دوسری چیز پر حاوی ہو جاتی ہے، اور وہ ضرورت سے بڑھ کر مقصود بن جاتی ہے۔ پھر انسان کی تگ و دو کا واحد ہدف فقط دولت کمانا رہ جاتا ہے۔

یہی وہ صورت ہے، جب انسان آخرت سے، فکرِ آخرت سے اور عمل برائے آخرت سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی مرحلے سے ہمیں منع کیا جاتا ہے، اور یہی راستہ دنیاداروں کا راستہ ہے، جس کی مذمت کی جاتی ہے۔

انسان طبعاً آسائش پسند ہے، اور نمائش کا رسیا۔ اسلام اِس جذبے

ملاحظہ کیجیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہن سہن، سادگی کی کیفیت اور ایک جاں نثار صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گزارش پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تبصرہ۔

یاد رہے کہ یہ واقعہ مدینہ منورہ کا ہے اور اُس وقت کا جب اسلامی ریاست جڑ پکڑ چکی تھی اور استحکام کی راہ پر گامزن تھی۔ فتوحات کا آغاز ہو چکا تھا اور مالی وسائل اِس قدر ضرور تھے کہ بحیثیت حاکم و امیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضروریاتِ زندگی سے بسہولت فائدہ اٹھا سکتے تھے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخرت کو ترجیح دی، اور دنیا سے بقدرِ ضرورت بھی فائدہ اٹھانا پسند نہیں فرمایا۔

پُرخلوص رہنمائی صحیح تشخیص اور یقینی شفاء
خواتین کے امراض کی انتہائی قابل اور ماہر کوالیفائیڈ طبیبہ لاریب صدیقی صاحبہ 30 سال سے آن لائن مریضوں کو مشورہ دیتی ہیں۔
فوائد
نسخہ سوغات نسواں جواہراتی
دافع، ورم رحم، بندش حیض، وزن کی زیادتی، چہرے کے بال، چہرے کے لال دانے، اعصابی تناؤ، اندرونی انفیکشن، ہسٹریا کے مرض کو رفع کرنے کی قدیمی یقینی شفاء کی ضامن دوا ہے۔
قائم شدہ 1990ء
صرف خواتین رابطہ کریں ہیلپ لائن رہنمائی
نعمت الخیر 0322-8478475 جاز

کی تہذیب کرتا ہے، وہ کہتا ہے کہ ضرورت پوری کی جائے، آسائش سے بھی اعراض ضروری نہیں، مگر ایک تو آسائش مقصود نہ بنے، دوسرے یہ جذبہ نمائش تک نہ پہنچنے پائے۔

ضرورت اگر ایک سواری سے پوری ہوسکتی ہے تو گنجائش کے باوجود دوسری سواری غیر ضروری ہے، اور اسراف اور امارت پسندی میں شامل ہے، اِس لیے ممنوع ہے۔ اسی طرح اگر ایک نسبتاً کم درجے کی سواری ہماری ضرورتوں کے لیے کافی ہے تو اعلیٰ درجے کی سواری کی خواہش نمائش کی حدود میں داخل ہوسکتی ہے۔ بعینہ یہی معاملہ انسانی ضرورتوں کی دیگر تمام اشیا کا ہے۔

خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ آپ نے بعض مواقع پر اچھا کھایا بھی ہے، اچھا پہنا بھی ہے، اچھی سواری بھی رکھی ہے، غرض دنیا کی اُس وقت کی دست یاب چیزوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔ چناں چہ روایات بتاتی ہیں کہ آپ کو دستی کا بھنا ہوا گوشت نہایت مرغوب تھا، جب بھی ملتا خوب شوق سے تناول فرماتے۔ خوش بو بھی پسند تھی، اسے بھی استعمال فرماتے۔ اچھے کپڑے اور قیمتی جبے بھی استعمال فرمائے ہیں، مگر یہ سب چیزیں ضرورت تک محدود تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کبھی اِن چیزوں کی خواہش کی نہ انھیں مجبوری بنایا۔ مل گیا تو ٹھیک ہے، نہیں ملا تو بھی کوئی بات نہیں۔ اِن چیزوں سے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اِن سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقاصد کبھی متاثر نہیں ہوئے۔

اسلام کی تاکید تو یہ ہے کہ ہر حال میں دل خوفِ خدا سے خالی نہیں ہونا چاہیے، مل گیا تو شکر کرو، کہ یہ نعمتوں میں زیادتی کا سبب ہے، اور نہیں ملا تو صبر کرو کہ اُس کا ثمرہ بھی شیریں ہے۔ ہر حال میں مالک ورازق کی یاد دلوں میں تازہ اور ذہنوں میں روشن رہنی چاہیے کہ عبدیت کا یہی تقاضا ہے۔

رہا اُن نافرمانوں کا احوال جو ہم سے دنیوی اعتبار سے اچھے ہیں تو اُن کا معاملہ تم سے مختلف ہے۔ ان کا طرزِ زیست تمھارے لیے معیار نہیں بن سکتا۔ اُن کی خوش حالی تو اسی دنیا تک محدود ہے، تم تو آخرت کے امیدوار ہو۔ اُن کی آسائشیں تو محدود ہیں، تم تو لامحدود زندگی کے خواہاں ہو۔ انھیں تو جو کچھ بھی ملنا ہے، اِسی فانی دنیا میں ملنا ہے، تمھیں تو لافانی سہولتیں درکار ہیں۔ ایسے میں وہ اور تم کیسے برابر ہوسکتے ہو.....؟

ہاں دنیوی ضرورتیں، یہ لمبا چوڑا بینک بیلنس، یہ بیش بہا قالین اور فرنیچر، یہ قیمتی گاڑیاں، یہ عالی شان بنگلے، یہ سب تمھارے لیے بھی حرام نہیں، بہ شرطیکہ جائز طریقوں سے حاصل کیے گئے ہوں، اور بشرطیکہ تم اُن کے تقاضے بھی پورے کرسکو۔ اُن سے متمتع ہونا تمھارے لیے بھی جائز ہے۔ اگر یہ سب نعمتیں میسر آجائیں تو شکر کرو، مگر یہ تمھاری منزل نہیں ہونی چاہییں۔ یہ تمھارا مقصود نہیں بننی چاہییں۔ اُن سے استفادہ کرو اور آگے بڑھ جاؤ، اور اگر دنیا کے یہ عارضی پردے تم سے تمھاری اصل زندگی اوجھل کردینے کا سبب بن جائیں تو پھر اِن سب سے اعراض ضروری ہے۔

اوپر بیان شدہ آیت کا یہی خلاصہ ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ مبارک کا یہی پیغام ہے۔

☆☆☆

جدید قدرتی جڑی بوٹیاں کشتہ جات سے علاج بنا کسی سائیڈ ایفیکٹ
ہمارا طریقہ علاج پانچ ہزار سال سے رائج ہے
124000 پیغمبر اسلام کی سنت ہے
قرآن اور حدیث سے ثابت ہے
دنیا میں کوئی ایسا مرض نہیں ہم نے جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو (القرآن)
حکومت پاکستان سے منظور شدہ: رجسٹر نمبر 165773
ڈاکٹر فہیم ہربلسٹ (گولڈ میڈلسٹ)
ورکشاپ لیکچرار، مختلف تعلیمی ادارے
حجامہ سیکھئے، بمع سرٹیفکیٹ
پریکٹیکل ماہر اساتذہ، 12 مضامین
شفاء یاب ہونے والے مریضوں اور نسخہ جات کی ویڈیوز دیکھنے کیلئے ہمارے Youtube چینل اور Facebook پیج کو لائک، شیئر اور سبسکرائب کیجئے۔
◆ شوگر کتنی ہی کیوں نہ بڑھتی ہو ◆ انسولین ہی کیوں نہ لگتی ہو
◆ گنج پن، ہیئر فال سے نجات ◆ پرانے سے پرانے درد کا خاتمہ
◆ ہر طرح کی مردانہ وزنانہ کمزوریوں کا خاتمہ
◆ انگریزی ادویات اور اس کے سائیڈ ایفیکٹ سے چھٹکارا
◆ ہر طرح کے زنانہ، مردانہ پیچیدہ امراض سمیت بگڑے ہوئے امراض کے ماہر
◆ ہر قسم کے روحانی/نفسیاتی/دماغی امراض کا علاج اصل جڑی بوٹیوں سے
◆ تھائی رائیڈ مردانہ زنانہ ہارمون اور موٹاپے کا خاتمہ
تمام لاعلاج بگڑے ہوئے امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے فائدہ اُٹھانے والے مریضوں کی ویڈیو ہمارے یوٹیوب چینل ڈاکٹر فہیم ہربلسٹ پر ضرور دیکھیں
3 دن میں شوگر
بلڈ پریشر/کمزوری کنٹرول
قوت مدافعت بحال انشاءاللہ
حجامہ کا سامان دستیاب ہے
DR FAHEEM HERBALIST
کراچی * کوئٹہ * ملتان * دبئی * شارجہ * کویت * سعودی عرب * بحرین
YouTube facebook Dr. Fahim Herbalist
کسی بھی قسم کے فری مشورے اور چیک اپ کیلئے
0307-5444381, 0313-3313381

اَب کے عید مَنائیں گے ہم

ام عاصم ۔ راولپنڈی

''کیا کھٹ پٹ لگا رکھی ہے..... سو جاؤ اب..... صبح اٹھا نہیں جاتا پھر تم سے.....''

''امی جان!..... وہ ہم اپنے کپڑے وغیرہ پیک کر رہے ہیں نا..... آپ نے ہی تو کہا تھا..... بڑی ہوگئی ہو..... اب کچھ کام خود بھی کر لیا کرو۔'' اریبہ نے یاد دلایا۔

''اچھا ٹھیک ہے مگر.....''

''عبیرہ آپی میرے کھلونے نہیں رکھ رہی تھیں، وہ میں نے خود ہی ڈال لیے بیگ میں۔ یہ دیکھیں یہ میرے کپڑوں، جوتوں اور کھلونوں والا بیگ ہے۔ یہ دو محسن، حسن اور آپی کے بیگ اور یہ والا تو آپ کے کپڑوں.....''

دونوں اپنی محنت کی داد وصول کرنے کے جوش و خروش سے بتا رہی تھیں۔

''بس بس.....'' اُس نے روکا۔

''اُف یہ سب کتنا فضول لگ رہا ہے یہ سب..... وہ پیار، وہ انتظار سب کچھ ہی تو ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ کہاں آخری روزے کو ابا جان کی محبت میں ڈوبی آواز عید کی خوشی دوبالا کر دیتی۔

''ہاں جی تو صبح سب بہنیں اکٹھی آجاؤ گی نا دوپہر کے کھانے تک یا اگر کوئی مسئلہ ہو تو آپس میں سب مشورہ کر لو۔ ویسے عید کے دن سب مل کر بیٹھیں تو مزہ تب ہی آتا ہے، جب چاروں شہزادیاں مل کر گپ شپ بھی لگا رہی ہوں اور کام بھی بٹا رہی ہوں ایک دوسرے کے.....''

ابا جان کی آواز ایک نئی ہمت پیدا کر دیتی۔ ''جی جی ان شاء اللہ! بس ہم ابھی سارے کام نمٹا لیں گے اور صبح جلد آنے کی کوشش کریں گے۔'' وہ خوش ہو کر کہتی۔

مگر اب۔

کھو گئی ہم سے وہ محبتوں کی پھوار
نہ پیار ہے اب کسی کو کسی سے، نہ ہے انتظار

مگر اِن معصوموں کو کیا معلوم۔ وہ تو خوش خوش اپنی کزنز کے ساتھ عید منانے کے شوق میں سو گئی تھیں مگر اُس کی نیند روٹھ گئی تھی۔ اُس کے خونی رشتے، ددھیالی رشتے سب تعلق سب ناتے، ٹوٹی تسبیح کی مانند بکھرے موتی ہو چکے تھے۔

آج سے پینتیس برس پہلے وہ بھی تو ایسے ہی خوشی خوشی کبھی کپڑوں کی گٹھڑی بنایا کرتی، کبھی کھلونوں کو دیکھتی کہ کوئی رہ نہ جائے۔ گرمیوں کی چھٹیاں ہوتے ہی کتابیں بستوں میں ڈالے وہ ننھیال کی راہ لیتے، اور چھٹیوں کے یہ دن عید سے کم نہ لگتے۔ نانا ابا لمبا سا ڈنڈا جس پر چاند نما تیز دھار لوہا سا لگا ہوتا، اُس سے کبھی تازہ امرود، کبھی جامن توڑ کر دیا کرتے۔ کچے کچے کھٹے میٹھے آم تو ہمیشہ نانا ابو سے چھپ کر توڑنے پڑتے۔

گرم دوپہر میں جب سب بڑے سو جاتے تو سہیلیوں کے ہمراہ کبھی نہر کے چکر لگتے تو کبھی ریت مٹی کے گھروندے بنتے۔ مٹی کے کھلونے (گگو کوڑے) بناتے بناتے جب کپڑے مٹی سے لتھڑ جاتے تو مزے سے نہر میں چھلانگ لگا دی جاتی۔

شام کو (ٹاہلی) شیشم کے درخت پر پڑا جھولا کھانا تک بھلا دیتا۔ کبھی گڑ یا چاول کی پتیاں کھائی جاتیں تو کبھی چاٹی کی لسی میں برف کی ڈلیاں ڈال کر پینے کا مزہ ہی الگ ہوتا۔

جب گھر کی لیپائی ہوتی تو پھر تو وارے نیارے ہو جاتے۔ چھوٹی چھوٹی پراتوں یا کڑاہی میں مٹی لاتے اور گھانی میں خوب اچھل کود ہوتی کہ گارا اچھی طرح تیار ہو جائے۔

عید سے پہلے پہلے یا چھٹیاں ختم ہونے سے پہلے امی جان سارے گھر کی لیپائی ایسے کرتیں، گویا نیا پلستر کر دیا ہو۔

عید پر نئے کپڑے پہن کر جس گھر بھی سویاں یا حلوہ دینے جاتے، عیدی بھی خوشی سے وصول کرتے اور گاؤں کے واحد بابو حلوائی سے مٹھائیاں، جلیبیاں لے کر موج اڑاتے پھرتے۔ ہائے میرے بچپن کے دن، کتنے اچھے تھے دن۔

نانا ابو کیا فوت ہوئے، محبتیں چاہتیں بھی جیسے اُن کے ساتھ ہی فوت ہو گئیں۔ ماموں ممانیوں کے ہاتھ اختیار آتے ہی جیسے سب کچھ بدل گیا۔

چھٹیوں کا کام ماموں جو پہلے بڑی شفقت و محبت سے کراتے تھے، اب شفقت پر تھکاوٹ غالب آنے لگی۔ جب تک گھر کچے تھے لیپائی کی ضرورت تھی، ماموں جان آکر بڑی محبت سے انھیں گاؤں لے جاتے رہے کہ شہری ممانیوں کو تو مٹی میں ہاتھ ڈالتے ہی ابکائی آنے لگتی تھیں۔

جوں جوں گھر پختہ ہوتے گئے، دل بھی گویا پتھر کے ہوتے گئے۔ اب وہی بہن اور بچے (بھانجے بھانجیاں) مہمان ہو گئے، جن کے لیے زبان نہیں تو رویے ضرور چیخ چیخ کر کہتے کہ تین دن مہمان پھر وبالِ جان۔

بات یہاں تک بھی رہتی تو پھر بھی گزارا ہو ہی جاتا، مگر..... حصہ..... جی ہاں وراثت میں حصے کا کہنا تو اتنا بڑا جرم بن گیا کہ میکے کے دروازے نہ صرف ہمیشہ کے لیے بند ہو گئے بلکہ ''ساری عمر تم اور تمھارے بچے مہینہ مہینہ آکر عیاشی کرتے رہے، کیا ابھی تک حصہ باقی ہے؟''

جب یہ تک کہہ دیا گیا تو کیا رشتے ناطے اور کیا تعلق؟۔ ددھیال تو پہلے ہی وراثت میں ناانصافی ہونے کی وجہ سے کٹ چکا تھا، اب ننھیال والوں نے بھی آنکھیں پھیر لیں۔

ہائے بے چاری امی جان نے یہ سب کیسے جھیلا تھا۔

''اور اب لگتا ہے کہ تاریخ پھر سے خود کو دہرائے گی۔'' اُس نے سوچا۔

رات گزرتی رہی، دل کی بستی اجڑتی رہی، دل پکار پکار کر روتا رہا۔

اب کہ عید منائیں گے ہم ویرانوں میں
کیسے کھیلیں گے پھول اب گلستانوں میں
جن کے دَم سے رہتی تھی بہار خزاں میں بھی
مہکتے تھے محبت کے پھول انہی سے چمنستانوں میں
سینچتے تھے ہر گل و ڈالی کو خونِ جگر سے
تھک کے سو گئے وہ مالی قبرستانوں میں
اب کہ عید منائیں گے ہم ویرانوں میں
گلِ الفت نہیں کھلتے نفرت کے بیج بوکر کبھی
آبِ الفت سے کھل جاتے پھول نخلستانوں میں
اب کہ عید منائیں گے ہم ویرانوں میں
حق لینا ہی نہیں حق دینا بھی سیکھ لیا
نام لکھوائیں گے ہم بھی باغبانوں میں
ہاں! کیوں عید منائیں ہم ویرانوں میں
اب کہ عید منائیں گے ہم محبت کے ایوانوں میں

ہاں جو اصلیت وحقیقت کل ظاہر ہونی ہے وہ ابھی سہی، جو حق شریعت نے بیٹیوں بہنوں کو دیا ہے، وہ کیوں کوئی غصب کرے۔ اگر رشتے صرف قربانیوں سے نبھتے ہیں تو بہنوں، بیٹیوں سے ہی کیوں قربانی کی توقع رکھی جاتی ہے۔

''نہیں نہیں، اب یہ نہیں ہوسکتا۔ نہ حق دبا کر بھائی گناہ گار ہوں، نہ بہنیں سسرال میں خوار ہوں۔ انصاف کی قبر پر جھوٹی محبتوں کے محل بنانے سے بہتر ہے حق لے کر کنارہ کشی کر لی جائے۔ تعلق اگر صرف دینے ہی سے برقرار رہتے ہیں تو خونی رشتوں کی کیا حقیقت ہوئی۔ اصل محبت تو بخوشی حقوق کی ادائی کا نام ہے۔ نہیں جانا اب میں نے کہیں، کھول دوں گی سب بیگ ویگ، اِس سے تو اچھا ہے..... مگر بچے!'' وہ اِک ذرا رکی۔

''کیا بچے ہم سے یونہی ناانصافیاں سیکھتے رہیں گے؟ اُف یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے؟'' اُس نے اپنا احتساب کیا۔

''لگتا ہے شیطان لعین چپکے چپکے قطع تعلق پر آمادہ کر رہا ہے، استغفر اللہ! رشتہ داری تو عرش پکڑ کر فریاد کرتی ہے، جس نے مجھے توڑا اے اللہ! تو بھی اسے توڑ جس نے مجھے جوڑا، تُو بھی اُسے جوڑ..... مگر..... افوہ.....''

اچانک ایک خیال نے اسے لرزا دیا۔

''جو میرے ساتھ ہوا، جس کی وجہ سے میرا دل اپنے پیاروں سے متنفر ہو رہا ہے..... تو..... تو کیا..... یہی سلوک ہم بھی تو اپنے میاں کی بہنوں کے ساتھ نہیں کر رہے..... وہ بھی تو.....''

پہلی بار اُسے اپنی غلطی کا احساس شدت سے ہوا۔

دوسرے دن وہ سب کو فون کر رہی تھی۔

نورین باجی کو، عنبرین ثمرین سب کو۔

''چاند رات مبارک ہو آپ سب کو۔ جی تو صبح جلد آجایئے گا، دوپہر کا کھانا اکٹھے کھائیں گے، اِن شاء اللہ!

.....☆.....

''عید مبارک عید مبارک..... واؤ مزہ آگیا آج تو.....''

عبدالمنان صاحب عید کی نماز پڑھ کر دوستوں سے مل ملا کر دوپہر کے قریب گھر آئے تو گھر میں بہنوں اور بھانجوں بھانجیوں کی رونق دیکھ کر خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران بھی رہ گئے کہ یہ سب اچانک کیسے ہوا؟

''بھابھی دعوت دیں اور ہم نہ آئیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے!'' ثمرین چہکی۔

''ویسے فہمیدہ! سچ تو یہ ہے کہ اباجی تو بہت عرصہ پہلے ہی گاؤں کی زمین وغیرہ بیچ کر شہر آبسے تھے۔ یہ مکان تو بھائی نے ہی بنایا ہے، اُس میں ہمارا حصہ کیسا؟''

نورین باجی نے پوری سچائی سے کہا۔

اُس نے بات رکھی تو سب حیران رہ گئی تھیں۔

''نہیں باجی! ہمارا دین مبین ہمیں حصے سے بڑھ کر احسان کا سبق سکھاتا ہے کہ اُس سے مال واسباب میں برکت بھی ہوتی ہے اور محبت ومودت بھی۔

فہمیدہ بڑے آسودہ لہجے میں خلوص سے بولی۔

سچ ہے، جو مزہ مل کر عید منانے میں ہے، مال ودولت کے ڈھیر پر تنہا بیٹھ کر منانے میں کہاں.....!

☆☆☆

نکتے کی بات

''کیا کوئی ناراضی ہے ہم سے۔ ہمارے استقبال پر وہ گرم جوشی نہیں جو روز ہوا کرتی ہے۔''

احمد کے ابو نے عائشہ کی خاموشی کو دیکھ کر چہکتے ہوئے کہا تو عائشہ کی آنکھیں بھیگتی چلی گئیں۔

''ارے ارے۔ یہ کیا؟ بتاؤ تو سہی مجھ غریب سے کیا غلطی ہوئی؟'' اب تو ابو احمد گھبرا گئے۔

''غلطیاں آپ نہیں کرتے، ہم سے ہو جاتی ہیں۔'' وہ کہہ کر خاموش ہوگئی۔

''میں سمجھا نہیں، بھئی کھل کر بتاؤ ناں۔'' وہ بولے۔

''میں آپ سے دو سال سے کہہ رہی ہوں کہ مجھے بیت الخلا اور غسل خانے کا ساتھ ہونا پسند نہیں، لیکن آپ ٹالتے رہتے ہیں، جب جگہ نہ ہو تو وہ الگ بات ہے، لیکن اچھی خاصی جگہ موجود ہے۔''

احمد کے ابو کی نظر عائشہ پر تھی، وہ نکتے کی بات کو سمجھنے کے لیے منتظر تھے۔

''آج میں نہانے چلی گئی تو پانی ختم ہوگیا۔ بچوں کے ساتھ، ساتھ والی آنٹی کی بیٹی بھی بیٹھی تھی۔ میں نے احمد کو آواز دی، پانی تو آگیا لیکن مجھ سے ایک بڑی غلطی ہوگئی، جس کی وجہ سے میں بہت پشیمان ہوں کہ میں نے بیت الخلا میں احمد کو کیوں پکارا۔ اِس نام کی نسبت تو میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے۔'' عائشہ کے لہجے میں کپکپاہٹ اور آواز بھیگی ہوئی تھی۔

ابو احمد کے چہرے پر ندامت تھی۔ انھوں نے عائشہ سے وعدہ کیا اور صبح ہی کام شروع کرنے کا عزم کیا۔

بنت نجم الدین ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

سیدھا رستہ

بنتِ شکیل اختر۔ حیدر آباد

''تم تو ہو ہی مولوی۔ منافقت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ کیا ہم جانتے نہیں کہ دین دار لوگوں کے کیا کرتوت ہیں۔ اپنا دین اپنے پاس رکھو، بڑا آیا ویڈیو نہ بنے، تصویر نہ بنے، ارے شادی شادی کے طریقے سے نہیں ہوگی تو کیا غمی منائیں ہم۔؟''

بڑے بھائی سنانے پر آئے تو اُس سمیت پورے دین دار طبقے نیز علماء وصلحاء تک کے بارے میں زبان درازی کرتے رہے۔

غلام مصطفیٰ مصلحتاً خاموشی سے سنتا رہا۔

گھر میں بڑے بھائی کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں اور موضوع گفتگو ویڈیو تھا۔

غلام مصطفیٰ قریب ہی رسالہ پڑھنے میں مشغول تھا کہ بڑے بھائی کی آواز کانوں میں پڑی: ''امی! میرے دوستوں نے اپنی دلھن کے ساتھ ویڈیو شادی ہال سے باہر سے بنوانی شروع کی ہے، میں نے بھی ایک بڑا فوٹو گرافر ہائر کیا ہے۔ آپ دیکھیے گا، بالکل فلمی شوٹنگ لگتی ہے، بہت گریس فل لگتا ہے یہ سب۔''

اب غلام مصطفیٰ سے رہا نہ گیا تو بس اتنا ہی کہا:

''بھائی! شادی تو اِس کے بغیر بھی ہوسکتی ہے۔ ناحق اتنا اسراف، وقت کا ضیاع پھر گناہ بھی۔''

بس اتنی بات پر ہی بھائی آپے سے باہر ہوگئے، مگر غلام مصطفیٰ کو علم تھا کہ وہ روحانی مریض ہیں، اُن کی بات کا برا نہیں ماننا۔

اگلے دن غلام مصطفیٰ بھائی کے پاس گیا:

''بھائی! ذرا مجھے مارکیٹ تک لے چلیں گے، شام کو آپ کی سسرال والے آرہے ہیں، امی نے کچھ سامان منگوایا ہے۔''

ہونے والی سسرال کا سن کر بھائی مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بیکری پر پہنچ کر مصطفیٰ نے کہا:

''آپ ٹھہریں میں آئس کیک لاتا ہوں۔''

بھائی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد مصطفیٰ دکان سے باہر نکلتا دکھائی دیا۔

بھائی کی نظر اس پر پڑی تو حیران رہ گئے۔

''ارے اِس کا تو دماغ چل گیا ہے، مولویوں نے کہیں کا نہیں چھوڑا۔''

وہ غصے سے بڑبڑائے۔

انھوں نے مصطفیٰ کے گرد مکھیاں جمع ہوتے دیکھیں تو صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا تھا۔

جلدی سے آگے بڑھ کر مصطفیٰ کا وہ ہاتھ سختی سے پکڑا، جس میں کیک تھا۔

''دیوانے ہوگیا؟..... بغیر ڈبے کے کیک یوں ہی ہاتھ میں تھامے چلے آرہے ہو..... مکھیاں کتنی ہیں آج کل..... اور دھول مٹی دیکھ رہے ہو..... پھر نجانے کتنے لوگ ندیدی نظریں لگا کر مہمانوں کے پیٹ میں درد کردیں گے..... تمھیں مجھ سے کیا دشمنی ہے۔''

بھائی کی بھڑاس ابھی نکلی نہ تھی کہ ایک بھکاری بچے نے بھوک سے مغلوب ہوکر گزرتے ہوئے کیک پر انگلی ماردی۔

غلام مصطفیٰ نے کہا: ''رکو بیٹا! یہ کیک تم لے لو۔''

بھائی تو یہ سنتے ہی غصے سے اتاؤلا ہوگیا، اِس سے قبل کہ وہ کچھ بولتا، وہ تیزی سے بولا:

''یہ کیک میں نے اپنی جیب خرچ سے خریدا تھا، آپ کے مہمانوں کے لیے ابھی خریدوں گا۔''

''کل تو بڑا اسراف پر لیکچر دے رہے تھے..... اب یہ کیا ہے؟''

''بھائی!''

مصطفیٰ نے نرمی سے اُن کا ہاتھ تھاما۔ اُس کی آنکھوں میں نمی اور لہجے میں بلا کی مٹھاس نے بھائی کو یکا یک خاموش کردیا۔

''بھائی! کیک چھپا کر ڈبے میں لایا جاتا ہے تاکہ گندگی، دھول مٹی سے محفوظ رہے

1987ء سے خدمت میں مصروف
پُھلبھری، برص
LEUCODERMA-VITILIGO
تمام جِلدی بیماریوں کا مؤثر اور بے ضرر علاج
سفید داغ قابلِ علاج مرض ہے
STEROIDS FREE
MOST PROGRESSIVE
TREATMENT
ایوارڈ زیافتہ، ممتاز معالج اجمل زیدی کے صاحبزادے اقدس زیدی
(ماہرِ برص)
کے دورۂ پاکستان کا مستقل پروگرام
کراچی قیام: 1 مارچ تا 10 مارچ، 1 جولائی تا 10 جولائی، 1 نومبر تا 10 نومبر
فارچون سنٹر آفس نمبر 706 ساتویں منزل شارع فیصل نرسری بالمقابل K.F.C کراچی
فون: 69-7012068(021) موبائل: 8566188(0300)
پشاور قیام: یکم فروری تا 6 فروری، یکم جون تا 6 جون، یکم اکتوبر تا 6 اکتوبر
ہوٹل امین، جی ٹی روڈ ہشت نگری چوک پشاور شہر
فون: 19-2218215(091) موبائل: 8566188(0300)
ملتان قیام: 12 مارچ تا 17 مارچ، 12 جولائی تا 17 جولائی، 12 نومبر تا 17 نومبر
ہوٹل سلور سینڈ، ریلوے روڈ نزد چوک عزیز ہوٹل، ملتان
فون: 62-4518061(061) موبائل 8566188(0300)
لاہور قیام: 11 فروری تا 20 فروری، 11 جون تا 20 جون، 11 اکتوبر تا 20 اکتوبر
گلف سنٹر آفس نمبر 16 مزنگ چونگی میٹرو بس سٹاپ نمبر 10 فیروز پور روڈ
نزد صنم آرکیڈ لاہور، 0300-8566188
اسلام آباد مستقل پتہ: 25 مارچ تا 25 مئی، 25 جولائی تا 25 ستمبر، 25 نومبر تا 25 جنوری
مکان نمبر 62 سٹریٹ نمبر 20 سیکٹر G-8-1 تعلیمی چوک (سریا چوک) اسلام آباد
فون: 2331725-(051) موبائل: 8566188(0300)
E-mail:syedajmalzaidi@hotmail.com - syedajmalzaidi@yahoo.co.uk

.....ندیدی نگاہوں کا مرکز نہ بنے.....کوئی راہ چلتا بھوک کا مارا اُس میں سے اچک نہ لے اور اپنی تمام تر خوب صورتی لذت، مٹھاس اور خوشبو کے ساتھ اس تک پہنچ جائے جس کے لیے اسے خریدا گیا ہے۔یہی بات ہے ناں!؟''

''ہاں بات تو یہی ہے۔''

بھائی نے کھوئے کھوئے سے لہجے میں اس کی تائید کی۔

''عورت کے معنی بھی 'چھپی ہوئی چیز' ہے۔پھر وہ جو آپ کا لباس از روئے قرآن ہو، آپ کی محرم، جس کو اللہ پاک نے زینت کا حکم ہی آپ کے لیے اور آپ کی وجہ سے دیا، والدین نے ہمیشہ اسے آلودگی، گندگی سے بچایا تاکہ وہ اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ آپ کو ملے.....اور آپ چاہتے ہیں کہ ایسی بھرپور زینت جو وہ زندگی میں پہلی بار آپ کے لیے اختیار کرے، اُسے آپ سے پہلے کیمروں کی مکھیاں آلودہ کردیں، اُس پر ہزاروں ندیدی بھوکی نظروں کی دھول چڑھ جائے اور فوٹو کا پوز بتانے کے بہانے فوٹو گرافر بار بار اُس کے نزدیک آئے.....''

''بس غلام مصطفیٰ! جاؤ، دوسرا کیک لاؤ۔''

اُس نے دیکھا بھائی کا چہرہ سرخ ہوگیا تھا، پیشانی پر پسینے کے قطرے تھے۔

مصطفیٰ خاموشی سے دوسرا کیک لے آیا۔

''بھائی!''

''ہمم''

اِس بار بھائی کی آواز بہت دھیمی تھی۔

''ایک شخص کے پورے بدن اور لباس پر غلاظت و نجاست لگی ہو اور دوسرے شخص کے دامن پر صرف کیچڑ کے کچھ چھینٹے ہو پھر غلاظت و نجاست والا شخص، چیخ چیخ کر زور و شور سے کیچڑ کے چند چھینٹوں والے شخص کو برا بھلا کہے تو.....؟''

''ایسا شخص تو پھر نرا پاگل ہے۔'' بھائی کے لہجے میں اب نرمی تھی۔

''اُسے تو اپنی ناپاک نجاست کا خیال کرنا چاہیے۔''

''پیارے بھائی ہمارا دین دار طبقہ انسان ہونے کے ناتے کچھ خطاؤں کی وجہ سے صرف کیچڑ کے چند چھینٹوں والے شخص کی طرح ہے اور مجھ جیسا گناہ گار، غلاظت اور نجاست سے آلودہ شخص کی طرح ہے۔اِس لیے میں انھیں برا کہتے ہوئے بہت ڈرتا ہوں، وہ کم از کم کوشش میں تو لگے ہوئے ہیں ہدایت کی، گناہ چھوڑنے کی۔

اور پھر کوشش ہی اصل ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سا کامل تو کوئی نہیں پھر بھی ہر نماز میں آپ سیدھے راستے کی ہدایت مانگتے تھے:

اھدنا الصراط المستقیم..... تو پھر ہم سب تو اُن کے قدموں کی خاک.....''

''بہت بولنے لگے ہو مصطفیٰ!''

بھائی نے نرمی سے کہا تو مصطفیٰ خاموش ہوگیا۔

بھائی کی نرم آواز سے اسے امید ہوگئی تھی کہ کچھ چوٹ تو لگی ہے، پھر اُس کا کام تو صرف بات کا پہنچانا تھا، ہدایت دینا جس کا کام ہے، وہ اُس سے دعا میں مشغول ہوگیا۔

☆☆☆

چیلنج مریض

شفایاب مریض: بے اولاد: بواسیر

چیلنج مریض

بیگم جاوید 25 سال مظفر گڑھ

مجھے بواسیر کی مرض عرصہ دراز سے تھی، میں اس مرض سے بہت زیادہ پریشان رہتی تھی۔تمام طریقہ ہائے علاج مروجہ کرا چکی تھی مگر فائدہ کچھ بھی نہیں ہوا مرض دن بدن بڑھتی گئی دفتری کام میں بھی رکاوٹ بڑھتی گئی، ہمارے ہاں خواتین کا اسلام آتا ہے اس میں حکیم قاری صاحب کا اشتہار پڑھا۔حکیم قاری صاحب سے فون پر رابطہ کیا وقت لیا۔لیڈیز طبیبہ سے معائنہ کرایا مرض کی تشخیص ہوئی تسلی ہوئی، علاج کی اجازت دی، طبیبہ صاحبہ نے دوائی لگا دی، کھانے کی ایک ماہ کی دوائی دی۔اللہ کے فضل سے بواسیری مسے 10 دن میں مکمل گر گئے، خون 24 گھنٹوں میں بند ہوگیا، زخم مکمل 40 دن میں بند ہوگئے، اللہ کا شکر ہے، اب میں ٹھیک ہوں، اپنے کام احسن طریقے سے انجام دے رہی ہوں، تدریس بھی احسن طریقے سے سرانجام دے رہی ہوں، اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے حکیم قاری صاحب کے سبب شفاء دی ہے، اللہ رب العزت جس وقت چاہے جہاں سے چاہے، جب چاہے شفاء دے سکتا ہے۔

غلام عباس 26 سال لاہور

مجھے ناسور کی تکلیف اور قبض تقریباً 12 سال سے تھی مختلف جگہوں سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا، اچھے نامور طبیبوں، ڈاکٹروں سے علاج کرایا، وقتی فائدہ ہوتا مکمل علاج و شفاء نہ ہوتی، ''خواتین کا اسلام'' میں حکیم قاری صاب کا اشتہار پڑھا۔رابطہ کیا، ملاقات ہوئی، معاینہ کرایا، دوائی لگا دی۔کھانے کے لیے دوا دی اور پرہیز بتایا۔40 دن میں ناسور کا خاتمہ ہوگیا، زخم مکمل بند ہوگئے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے موذی مرض سے نجات دی، حکیم قاری صاحب کے سبب سے اللہ نے مجھے شفاء دی ہے۔

1965ء: سے خدمت انسانیت میں مصروف عمل

پاکستان میں واحد طریقہ علاج بواسیر کے مایوس مریضوں کیلئے چیلنج

صرف ایک بار دوا لگانے سے

بواسیر خونی و بادی

3 دن میں مکمل جڑ سے خاتمہ زندگی بھر نہ ہوگی ان شاء اللہ

علماء کرام، اساتذہ کرام طلباء اور غرباء کیلئے خصوصی رعایت

ناسور، فشر کا بغیر آپریشن علاج

امراض معدہ وجگر
کالا، پیلا یرقان
ہیپاٹائٹس بی، سی
کا شافی علاج

بیٹا نعمت — اولاد — بیٹی رحمت
اولاد اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے
بے اولاد جوڑے قابل علاج
ہمارے طریقہ علاج سے کئی حضرات صاحب اولاد ہو چکے ہیں

ہمارے ہاں بچوں، جوانوں بوڑھوں اور مستورات کے جملہ امراض کا شافی علاج کیا جاتا ہے (ان شاء اللہ) فون پر مشورہ کر کے دوائی بذریعہ V.P پارسل منگوائی جا سکتی ہے۔

قاری حکیم محمد اسحاق طاہری ایم اے
فاضل الطب والجراحت پاکستان
رجسٹرڈ ڈیشنل کونسل فار طب اسلام آباد Q.H.20198.A

العمار دار الشفاء
0345-7244474

کراچی پیراڈائز بیکری گلشن اقبال بلاک 4.A
ملتان ہر ماہ کی 22,21 تاریخ
راولپنڈی ہر ماہ کی 23 تاریخ
لاہور ہر ماہ کی 24 تاریخ

Like Us On Alammardarulshifa

لاؤنج

بنتِ عابد محمود

لاؤنج انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ اردو میں اُس کے مختلف نام زبان زدعام ہیں جیسے برآمدہ، گول کمرہ، بیٹھک اور اب لاؤنج۔

لاؤنج کا لفظ ذہن میں آتے ہی سب سے پہلا خیال ایک بڑے سے کمرے کا آتا ہے، جہاں خوبصورت صوفے، بہترین قالین، خوبصورت پردے، سامنے لگا ایک ایل ای ڈی، کمروں کے کونوں اور میز پر گلدان اور اُن میں سجے ہوئے پھول۔

وقت کے ساتھ ساتھ گھر کے اِس اہم ترین گوشے میں تبدیلی آتی گئی۔

ماضی میں جا کے دیکھیں تو ماضی کا لاؤنج کیسا تھا؟

جی ہاں! یہ وہی جگہ تھی، جہاں کبھی نانی، دادی یا دوسری خواتین کی خصوصی حکومت ہوا کرتی تھی۔ جہاں اُن کا یہ بڑا سا تخت بچھا ہوتا، جس پر وہ ایک ملکہ کی طرح براجمان ہوتیں۔ یہ تخت گویا اُن کی سلطنت ہوتا۔ دبیز گدوں پر سفید جھالر لگی چاندنی بچھتی ہوتی۔

اِس چاندنی کے نیچے آدھی سے زیادہ دنیا آباد ہوتی تھی۔ ہر چیز ہاتھ کی دسترس میں اور پورے خاندان کا تذکرہ اور شجرہ زبان پر ہوتا تھا۔ اُن کا تخت ایسی جگہ پر ہوتا، جہاں سے اُن کی نظر ہر چیز پر ہوتی۔ گھر میں کون آ رہا ہے، کون جا رہا ہے۔ انھیں ہر چیز کا پتا ہوتا تھا۔ نہ گارڈ کی ضرورت، نہ چور ڈاکو کی مجال کہ بری نظر ڈال سکیں، وہیں اُن کا ڈنڈا جو موجود ہوتا تھا، پھر جوتوں اور چپلوں کی جوڑی بھی کسی اسلحے سے کم نہ ہوتی تھی۔

بچے بڑے؛ پورے خاندان پر اُن کا برابر رعب ہوتا تھا۔ ملاقاتی کسی بھی قسم کا ہو اُن کے کسٹم سے گزرے بغیر اندر داخل نہیں ہو سکتا تھا اور داخلے کی شرائط بعض گھروں میں کافی سخت ہوتی تھیں۔

اسی لاؤنج کے ایک کونے میں کتب اور اخبار و رسائل بھی خاص اہتمام سے رکھے جاتے تھے۔ جن پر تبصرے بھی دن بھر چلتے رہتے۔

اِسی طرح کپڑوں کی کٹائی کرنی ہو یا سلائی، بُنائی کے نمونے تک کا مشورہ لاؤنج میں کیا جاتا تھا۔ سلائی مشین گویا لاؤنج کا لازمی جزو تھی۔

خاندان کے سارے جھگڑے وغیرہ بھی یہیں چکائے جاتے تھے، اور بعض اوقات تو خاندان کی عظیم الشان جنگیں بھی یہی بپا ہوتی تھیں۔ خاندانی سیاست کے اسرار و رموز چھوٹوں پر یہیں کھلتے۔

گھر میں کی کیا بننا ہے، مہمانوں کی مہمانداری کیسے کرنی ہے۔ شادی بیاہ میں جانے اور دینے دلانے تک کے مسائل یہیں نمٹائے جاتے تھے۔ رشتے ناتے کرنے ہوں یا باراتیوں کی تعداد مختص کرنی ہو یا اُن کی تواضع کی منصوبہ بندی، سب یہیں کی جاتی تھی۔

بچوں کی تربیت میں والدین سے زیادہ تخت نشین ہستی یعنی دادی، نانی کا ہاتھ ہوتا تھا۔ ادب آداب سے لے کر رشتے داروں تک اور تاریخی واقعات سنانے سے لے قصے کہانیوں کے ذریعے اُن کی ذہنی نشوونما اور ذہن سازی گویا اُن کے ذمے ہوتا تھا۔

جب گھر میں پھوپیاں آتیں یا پھر کوئی اور خاص موقع شادی بیاہ وغیرہ کا ہوتا تو اسی لاؤنج میں خوب محفلیں جمتی تھیں۔

لڑکیوں بالیوں کی الگ محفل جمتی تو بڑی خواتین کی الگ۔ وہیں ایک کونے میں بچے بھی اپنا رنگ خوب جماتے تھے۔ گویا لاؤنج میں میلے کا سماں بندھ جاتا تھا۔ بچوں کو دینی تعلیم دینی ہو یا لڑکیوں کو مسائل سمجھانے ہوں، یہ سب کام یہیں ہوتے تھے۔ دن میں پانچ بار نماز کا بلاوا آتا تو اکثر یہیں جائے نماز بچھائی جاتی اور اگر کوئی نہ پڑھے تو اسے فوراً سرزنش کی جاتی تھی۔

پھر وقت نے کروٹ لی۔

جہاں ہر چیز بدل گئی، وہیں لاؤنج کا منظر بھی بدل گیا۔

یہ تبدیلی اچانک نہیں بلکہ رفتہ رفتہ آئی۔ تخت کی جگہ بھاری بھرکم صوفوں اور قالین نے لے لی۔ ٹی وی گویا کہ ہر گھر کی ضرورت بن گیا۔ ہر چیز کے معنی بدل گئے اور اُس کے واضح اثرات سب سے پہلے لاؤنج میں نظر آئے۔

اب نئے گھروں میں بزرگوں کو اندرونی کمروں میں منتقل کر دیا گیا۔

جہاں پہلے ہر ملاقاتی کو بزرگ کلرنس دیتے تھے۔ اب اُن کا دیدار کرنے بھی کوئی شاذ و نادر ہی آتا ہے۔ اُن کی بات سننے والا یا اُن کے پاس بیٹھنے کا کسی کے پاس وقت نہیں۔ دن رات بزرگوں کو صحت پر خبرنامہ نشر کیا جاتا ہے۔ اُن کی خدمت پر مامور حضرات چڑچڑاہٹ کا شکار نظر آتے ہیں۔ پہلے لاؤنج میں محفلیں جمتی تھیں، کچھ سنا جاتا تھا کچھ سنایا جاتا تھا۔ دل ہلکا کیا جاتا، گلے شکوے دور کیے جاتے، اب وہاں ڈیجیٹل تفریحات نظر آتی ہیں۔

آوازیں آتی ہیں تو کیسی؟

کبھی ریموٹ کے لیے جھگڑا تو کبھی چینل بدلنے کے لیے جھگڑا۔ کسی نے مورننگ شو دیکھنا ہے تو کسی نے کارٹون دیکھنے ہیں ہے، گویا ہر شخص اسکرین کا عادی ہو چکا ہے۔ ہر ایک کو اپنی مرضی کا سکرین دیکھنا ہے۔ کون کیا دیکھ رہا ہے، کیا کر رہا ہے، کیا سیکھ رہا ہے؟ کسی کو پروا ہی نہیں۔

پہلے جو رشتے ناتے اور مسائل باہمی مشاورت سے حل کیے جاتے تھے، وہ اب بند کمروں میں طے کیے جانے لگے۔ پہلے بزرگوں کا ادب کیا جاتا تھا، اب تعلیم یافتہ ہو کے زبان کی تیزی دکھائی جاتی ہے۔ ماضی میں خاندان کا مطلب دادا دادی، نانا نانی، ماں باپ، پھوپی چچا، خالہ ماموں، بہن بھائی، اور دیگر رشتے ہوتے تھے، وقت بدلا تو خاندان میں رشتوں کی نئی تعریف رائج ہوگئی۔ جی ہاں! بس میاں بیوی اور بچے۔

جہاں لاؤنج بدلا ہے، وہاں لفظ اور کردار بھی بدل گئے۔

تو بہنو! تبدیلی کا سفر تو لاؤنج سے شروع ہو چکا ہے اور اِس تبدیلی نے الفاظ، زبان، رشتے اور کردار ہی نہیں، بلکہ تہذیب بھی بدل دی ہے۔

لاؤنج کی کہانی یکسر بدل چکی ہے۔

☆☆☆

تیکھی ہے مگر فائدہ دے گی

ام عثمان یاسین ۔ وہاڑی

روزانہ ہری مرچ کھانے سے انسانی جسم میں مدافعتی نظام نا صرف مضبوط ہوتا ہے، بلکہ دفاعی نظام کی کارکردگی کو بھی بہتر بنانے میں کردار ادا کرتی ہے۔ اِس لیے اپنی روزانہ کی خوراک میں ہری مرچ کا استعمال ضرور کریں۔ یہ آپ کے نظامِ ہاضمہ کو بھی بہتر بناتی ہے۔ خاص طور پر اگر اسے سلاد میں استعمال کیا جائے۔

ٹھنڈک، کھانسی یہاں تک کہ پھیپھڑوں کے سرطان (Cancer) میں بھی ہری مرچ کھانے سے افاقہ ملتا ہے۔ اس ضمن میں ہری مرچ کا روزانہ استعمال انتہائی ضروری ہے۔ یہ ہڈیوں کو مضبوط بنانے اور ان کی حفاظت کا کام بھی انجام دیتی ہے۔ اُس کے استعمال سے جسم میں موجود ٹشوز صحیح حالت میں کام کرتے ہیں اور خون کے نئے خلیات بنانے کا کام انجام دیتے ہیں، جس سے ہڈیاں مضبوط اور صحت مند رہتی ہیں۔

وہ لوگ جو اپنی خوراک میں ہری مرچ کا باقاعدگی سے استعمال کرتے ہیں۔ اُن کے چہرے پر عمر کے اثرات بہت دیر سے ظاہر ہوتے ہیں، کیوں کہ اس میں موجود کئی قدرتی اجزا کی وجہ سے چہرے پر جھریاں اور لائنیں جلدی نمودار نہیں ہوتیں اور عمر کے اثرات بھی دیر سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہری مرچ کے استعمال سے قبض کی شکایت پیدا نہیں ہوتی۔ یہ جسم میں موجود نقصان دہ زہریلے مادوں کو صاف کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور قبض ہونے سے روکتی ہے۔ ہری مرچ کیوں کہ ریشے (DietaryFiber) کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے، جس کی وجہ سے ہمارا معدے کا نظام بہترین کام انجام دیتا ہے۔ ہری مرچوں کے استعمال سے وزن میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔ کیوں کہ یہ جسم میں موجود فاضل چربی کو گھٹا دیتی ہے جس سے وزن کے کم ہونے میں مدد ملتی ہے اور جسم کا میٹابولزم نظام بہتر کرتی ہے۔

یہ بات حیرت انگیز ہے کہ مرچ کھانے سے انسانی موڈ پر بھی خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں، یعنی اُس کے استعمال سے آپ کا موڈ اچھا رہتا ہے۔ سبز مرچ کھانے سے خوشی کے احساس کے ہارمونز آپ کے دماغ تک پہنچ کر موڈ پر بہترین اثرات مرتب کرتے ہیں۔

ہری مرچ کھانے کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ اِس کے کھانے چبانے کے دوران میں منہ میں لعاب زیادہ بنتا ہے، اِس سے کھانا ہضم ہونے میں مدد ملتی ہے۔

اگر آپ نے ہری مرچ کو اپنی روزانہ کی خوراک میں شامل کرنے کا ارادہ کرلیا ہے تو یاد رکھیں کہ روزانہ کھائیں مگر کم مقدار میں۔ کیوں کہ تیز تیکھی مرچ زیادہ مقدار میں کھانے سے آپ کے معدے کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ السر بھی ہوسکتا ہے۔ ☆☆☆

آرزو

جہاں بھی پاؤ سہولت وہاں نہیں رکھو
اٹھاؤ چیز جہاں سے اسے وہیں رکھو
کبھی جو تم کو بھلاتا نہیں مری بہنو
تم اس کی یاد کو ہر آن دلنشیں رکھو
اک عضوِ زخمی سے دُکھتا جیسے سارا جسم
تم اپنے قلب میں یوں دردِ مسلمیں رکھو
جو کام آؤ گے تم دوسروں کے، دنیا میں
تمھارے کام بنائے گا وہ یقیں رکھو
ہے انبیاء و صحابہؓ و اولیاء کا شعار
کہ دنیا ہاتھ میں ہو اور دل میں دیں رکھو
تو گُل جہان کی لذت سمٹ کے آئے گی
جو آستانۂ محبوب پر جبیں رکھو
رہو شریعت و سنت پہ کاربند اثرؔ
گیارھویں کو مناؤ نہ بارھویں رکھو

اثر جونپوری

بزمِ خواتین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

❁ 'آئینہ گفتار' میں بہت اہم بات بیان کی گئی۔ میں بھی ایسی بہنوں کو جانتی ہوں، جو اِس مصیبت میں گرفتار تھیں، وہ تو شکر ہے کہ لڑکے کے انکار پر انھیں پھر اپنے کفو کا اچھا رشتہ مل گیا۔ 'قدر دان شوہر' پڑھی اور سوچا کہ کیسے کیسے ہیرے دنیا میں تھے، وہ اللہ کو بھی پیارے ہوگئے۔ اِس سال بھی کتنی عظیم ہستیاں دنیا چھوڑ گئیں۔ 'صادق وامین' میں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور 'صبر وحکمت کی پیکر' میں ایک عظیم صحابیہ کی شان بہت اچھے انداز سے بیان کی گئی۔ 'کچھ لوگ کمائے ہیں ہم نے' شاندار کہانی تھی۔ میرے دل کی ترجمانی کرتی کہانی۔ یہ شمارہ بہت پسند آیا۔ شمارہ ۹۳۶ کا درسِ سیرت بھی بہت اچھا تھا۔ 'اعتماد' بہت اچھی کہانی تھی۔ مہرین نے اپنے کردار اور اخلاق سے راحیم کے دل میں جگہ بنا لی تھی، تبھی راحیم نے بھی اسے بہترین صلہ دیا۔ 'ہم نے پڑھایا کلمہ' زبردست، اللہ تعالیٰ کلمہ پڑھنے اور پڑھانے والی کو قبول فرمائے، آمین۔ (ام ابوبکر)

ج: آمین ثم آمین۔

❁ شمارہ نمبر ۹۳۹ کا سرورق سادگی اوڑھے ہوئے تھا۔ 'بس دعاؤں میں یاد رکھیں' کی منظر کشی خوب تھی۔ 'دل نہ توڑنا' جسے ہم بار بار 'دانہ توڑنا' پڑھ کر حیران ہوتے رہے، شاندار تحریر تھی، بس اختتام جلدی ہوگیا۔ خواتین کا اسلام میں یہ اقصیٰ عبیدالرحمٰن کی شاید پہلی تحریر تھی۔ 'سیر سپاٹا' کی بے ساختگی نے محظوظ کیا۔ 'بھائی کو بھگو بھگو کے ماریں اور لگ بھی گئیں' کا الگ ہی لطف آیا۔ 'بزم خواتین' میں ہمارے بغیر بھی کافی رونق لگی ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ اس کی رونقوں میں اور اضافہ فرمائے۔ 'نہیں زیبا' اچھی نظم تھی۔ 'اعتذار' یعنی آئینہ گفتار میں پہلے تو چھٹی کی درخواست نے ہمیں خوب محظوظ کیا مگر پھر یہ پڑھ کر ہوش ہی اڑ گئے کہ آئینہ گفتار کے ساتھ ساتھ دستک کی بھی چھٹی! خیر بھائیوں کی بات کو خوش دلی سے قبول کرنا بہنوں کا کام ہے۔ ایسے معاملات میں ہم چھوٹے بن کر بڑوں کے فیصلوں پر راضی ہوجاتے ہیں۔ (تماضر ساجد۔ صادق آباد)

ج: لیجیے؛ یہ کیا بات ہوئی کہ جس بچونگڑے کی وجہ سے خواتین کا اسلام میں آئینے کی چھٹی ہو، اُس کی دستک کی چھٹی نہ ہو.....!

❁ خواتین کا اسلام میں نے تقریباً سات سال قبل پڑھنا شروع کیا، جن دنوں محترمہ مناجیہ جبین صاحبہ کا ناول 'رسم وفا' شائع ہو رہا تھا۔ یوں تو پہلے سے ہی اس خوب صورت رسالے سے متعارف تھے، مستقل پڑھنا اُس وقت شروع کیا۔ ماشاء اللہ میگزین بہت ہی اچھا جا رہا ہے۔ ہم جلدوں میں محفوظ کر لیتے ہیں رسالے۔ اس وقت سے اب تک ماشاء اللہ اٹھارہ جلدیں بنا چکی ہوں۔ اِس سے پہلے کے شمارے بھی بھائی نے لاکر دیے تھے جو بالکل مکمل تو نہیں ہیں، لیکن پھر بھی الحمدللہ بیس بیس شماروں کی چودہ جلدیں بن گئیں۔ اِس میں شائع ہونے والے تمام ناول بہت بہترین ہیں۔ پہلے شمارہ ہر بدھ کو پڑھ لیتی تھی، لیکن اب ایک ڈیڑھ ماہ کے اکٹھے پڑھتی ہوں کہ ہمارے ہاں باقاعدگی سے نہیں آتے لاک ڈاؤن کے بعد تو بھائی نے (تلہ گنگ) اپنے پاس لگوائے ہوئے ہیں۔ شمارہ 922 میں تحریر 'وہ رات' پڑھی۔ آنکھیں نم ہوگئیں۔ اچھا آپ سے پوچھنا یہ تھا کہ ہم نے ایم آئی ایس ادارے سے اشتیاق احمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتب منگوانی ہیں۔ اُن سے کتابیں منگوانے کا طریقہ کیا ہے؟ دوسرے اداروں کو تو ہم ایس ایم ایس کر دیتے تھے۔ وہ vp کر دیتے تھے۔ یہ آسان طریقہ ہے۔ خالہ ریحانہ تبسم فاضلی کی 'روشن زندگی' کتاب کہاں سے ملے گی؟ ضرور بتائیں۔ اُن سے دعاؤں کی بھی درخواست ہے۔ پرانی رائٹرز رفعت سعدی، امینہ بتول اور ماوراء گل وغیرہ یہ سب کہاں غائب ہوگئیں؟

(ام محمد معاذ وانس۔ شاہ پور شہر سرگودھا)

ج: ایم آئی ایس والوں سے کہیں گے کہ اپنا کوئی نمبر وغیرہ رسالے میں دیں۔ باجی کی کتاب روشن زندگی انہی کے رابطہ نمبر سے ملے گی۔ جو بار بار رسالے میں دیا گیا ہے۔ اِس وقت تو اُن کی طبیعت صحیح نہیں، آپ کچھ دنوں کے بعد رابطہ کر لیجیے گا۔

❁ شمارہ 934 کا سرورق بہت خوب صورت تھا۔ آئینہ گفتار پڑھا، جو بچپن کی نسبت کے بارے میں تھا۔ ہمارے خاندان میں بھی اس کی وجہ سے کافی مسائل ہوئے تھے۔ 'میں تھک گئی ہوں' بہت زبردست لگی۔ کافی عرصے بعد کرن سلطان ڈھلوں کی کہانی پڑھی۔ اُن سے گزارش ہے کہ مستقل لکھا کریں۔ 'قصہ تمام' پڑھ کر ہنسی آئی۔ خط تمام اچھے تھے۔ چچا جان! ہمیں خط پوسٹ کروانے میں بہت دیر ہوجاتی ہے۔ اِس کا کوئی حل بھی نہیں نکل رہا کہ خط جلد پوسٹ ہوجائے۔ (فاطمہ عمران۔ 8 چک درکھانہ)

ج: اب اِس کا کوئی حل تو آپ کے ابو جان یا بھائی جان ہی نکال سکتے ہیں۔ انھیں کہیے کہ دیر سے بھی تو پوسٹ کرتے ہی ہیں، ذرا جلدی کر دیں۔ اللہ اُنھیں خوش رکھے۔

علوم قرآنیہ ونبویہ کے شائقین کیلئے
بشارت عظمیٰ
بذریعہ ڈاک گھر بیٹھے طلباء وطالبات کورس کر کے سند حاصل کریں۔
اپنی نوعیت کا منفرد سلسلہ ہر مسلمان کی اولین ضرورت
ششماہی ترجمہ ومطالعہ قرآن کورس
ششماہی فہم تجوید کورس
پراسپکٹس وداخلہ کیلئے خواہشمند طلباء وطالبات فوری رابطہ کریں۔
التمائی اوپن علوم قرآنیہ ونبویہ اکیڈمی
رابطہ آفس نیو کشمیر مارکیٹ، بالائی منزل۔ سپلائی بازار۔ راولاکوٹ۔ ضلع پونچھ۔ آزاد کشمیر
رابطہ نمبرز۔ 0314-5233207-0334-5761474

آپ کا دسترخوان

پالک کے کوفتے:

اشیا: آلو دو عدد کدوکش کرلیں۔ پالک ایک گٹھی صرف پتے والا حصہ باریک کاٹ لیں۔ بیسن ایک پاؤ' ٹماٹر تین عدد' نمک مرچ ہلدی اور سوکھا دھنیا حسب ضرورت، دہی ایک کپ، تیل ڈیڑھ کپ' پیاز دو عدد آملیٹ کی طرح باریک کاٹ لیں۔

ترکیب: بیسن میں نمک مرچ ایک چمچ ڈال کر زیرہ آدھا چمچ ڈالیں، اب پالک کو دھو کر چھلنی میں رکھ دیں تاکہ پانی بالکل خشک ہوجائے۔ پالک اور بیسن کو ہاتھ سے ملتی جائیں حتیٰ کہ وہ ملیدہ سا بن جائے۔ اب گول گول کوفتے بنالیں اور ابلتے ہوئے پانی میں انھیں آٹھ منٹ ابال لیں، پھر پانی سے نکال کر رکھ دیں۔ اب کھلے منہ والی پتیلی میں تیل گرم کریں اور پیاز ڈال دیں۔ ہلکا سنہرا ہوجائے تو مصالحہ اور ٹماٹر ڈال دیں۔ جب مصالحہ بھن جائے تو کوفتے آرام سے رکھ دیں، پھر تھوڑا سا انھیں بھون کر دہی ڈال دیں، جب دہی خشک ہوجائے تو کدوکش کیے ہوئے آلو کڑاہی میں تل کر اوپر ڈال دیں اور اوپر سبز دھنیا ڈال دیں۔ مزے دار کوفتے تیار ہیں، روٹی کے ساتھ سنت طریقے سے کھائیں۔ بہت مزہ آئے گا۔

نوٹ: پالک کو ملتے وقت پانی بالکل نہ ہو، ورنہ یہ ٹوٹ جائیں گے۔

(امّ سعد قریشی۔ ہری پور)

.....☆.....

پیاز پنیر:

اشیا: پنیر دو سو گرام، تیل دو سے تیل کھانے کے چمچ، پیاز دو سے تین، ٹماٹر دو عدد، ہری مرچیں دو سے تین، ہرا دھنیا کٹا ہوا دو چمچے، نمک حسب ذائقہ' لال مرچ پسی ہوئی ایک چائے کا چمچ۔

ترکیب: تیل گرم کرکے اُس میں بگھار والی پیاز کاٹ کر ہلکی گلابی کرلیں، پھر اُس میں ٹماٹر کاٹ کر ڈال دیں۔ ٹماٹر جب نرم ہوجائیں تو اُس میں نمک، لال مرچ، ہری مرچیں کٹی ہوئی ڈال دیں۔ ایک دو منٹ پکانے کے بعد اِس میں پنیر ڈال دیں۔ جب پانی خشک ہوجائے اور تیل چھوڑ دے تو چولھا بند کرکے کٹا ہوا ہرا دھنیا ڈال کر پیش کریں۔ (اہلیہ محمد الیاس)

.....☆.....

ثرید:

اشیا: گھی ڈیڑھ پیالی، پیاز پانچ عدد، لہسن ادرک پیسٹ چار چمچ، سفید ابلے ہوئے چنے ڈیڑھ پیالی، ٹماٹر چھے عدد، چکن ایک کلو، روٹیاں سات عدد (یا حسب ضرورت)۔

ترکیب: گرم گھی میں پیاز کو سنہرا کرکے لہسن، ادرک ڈال کر ساتھ ہی سرخ مرچ ڈال دیں۔ اب گوشت اور ٹماٹر ڈال کر بھون لیں۔ جب گوشت گل جائے تو ہانڈی نیچے اتار کر بوٹیوں کے ریشے بنالیں اور ہڈیاں پھینک دیں۔ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ روٹی بچ جاتی ہے تو ایسے موقع پر روٹی شاپر میں ڈال کر فریز کرلیا کیجیے۔ جب ثرید بنانے کا ارادہ بنے تو کچھ گھنٹے پہلے نکال کر باہر رکھ دیں۔ نرم ہونے پر پون انچ کے ٹکڑے بنا کر اوون یا ککر میں گرم کرلیں۔ جب خوب گرم ہوجائیں تو شوربے میں ڈال کر دس منٹ کے لیے ہلکی آنچ پر دم کریں، پھر گرم مصالحہ اور میتھی پاؤڈر چھڑک لیں۔

اب رائتہ بنالیں کیونکہ رائتے کے ساتھ ثرید زیادہ مزیدار لگتی ہے۔

اشیا: کھیرا ایک عدد' ٹماٹر تین عدد' آلو ابلے ہوئے تین عدد' دہی تین پاؤ' ہرا مصالحہ حسب ضرورت۔

ترکیب: آلو ابال لیں۔ سبز مصالحے کی چٹنی بنا کر اُس میں دہی ڈال کر پھینٹ لیں۔ پھر ٹماٹر کھیرا اور آلو درمیانے سائز میں کاٹ کر اِس دہی میں ڈال لیں۔ لیجیے مزے دار ثرید رائتے کے ساتھ پیش کرکے سنت کے مطابق تناول فرمائیں۔

نوٹ: اگر گوشت کی بجائے سبزی/ چنے/ دالوں میں ثرید بنانا چاہیں، تو پھر اسی طریقے پر بنالیں۔ بچت بھی ہوگی اور روٹی ضائع سے بھی بچ جائے گی۔ اللہ میاں خوش اور اُس کے بندے بھی خوش۔ (ام لبیبہ خلیق۔ جوہر آباد)

لعنت اللہ علی الکاذبین ترجمہ: جھوٹوں پر اللہ کی لعنت

جوھر تربوز مرکب

جسم میں ٹھنڈک، تازگی اور فرحت پیدا ہوتی ہے۔ گھبراہٹ، بے چینی اور دھڑکن کی تیزی میں سکون بخشتا ہے۔ ابتدائی یرقان، سوزاک، پیشاب میں جلن اور درد میں مفید ہے۔ آنکھوں کی گرمی، جلن، سوزش اور چہرے کی زردی دور کرتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر، جسم اور خون میں گرمی کی حدت کو رفع کرتا ہے۔ قیمت -/1580 روپے

خمیرہ جوھر کدو مرکب زعفرانی

یادداشت کو تیز، تیز تر اور تیز ترین بنانیوالی دوا

جوہر کدو دماغ کو کمپیوٹر کی طرح طاقت ور اور تیز بنائے۔ جوہر کدو، برین پاور اور ہائی کلاس میموری پاور ہے۔ جوہر کدو ایک مکمل میموری پیکج ہے جو ذہن کو تیز کرتا ہے۔ یادداشت کا خزانہ ہے۔ تخلیقی، ذہنی اور دماغی صلاحیتوں کو کئی گنا بڑھاتا ہے۔ قیمت -/1580 روپے

فری ہوم ڈیلوری کیلئے ملک بھر سے ابھی فون کریں اور رقم کی ادائیگی پارسل ملنے پر کریں

0308-7575668 قائم شدہ 1950 دارالخدمت